تاریخ وفات حسرت آیات سید العلماءؒ

تنویرؔ نگروری، امین آباد، لکھنؤ

چھوٹا منہ ہوگا اور بات بڑی، جیسے سورج کو شمع دکھلانا
میں کروں آپ کے صفات رقم، آیۃ اللہ سید العلماءؒ

عیسوی سنہ میں مصرعِ رحلت، لکھنا چاہا تو صرف اتنا لکھا
راشد، عاقل، محقق اعظم، آیۃ اللہ سید العلماءؒ

۸ ۸ ۹ ۱ ء

زندگی ہے جس کی وقفِ راہ آل مصطفیٰؐ
موت اس کی تا ابد ہے زندگی کا آئینہ

باعمل ہی پاتا ہے مر کر حیات جاوداں
مٹ گیا دنیا سے ورنہ اچھے اچھوں کا نشاں

تا قیامت مر کے زندہ رہتا ہے مردِ فقیہ
موت آتی ہے تو بن کر زندگانی کی شبیہ

ایسے ہی تنویرؔ اک مردِ مجاہد کے صفات
نظم کرنے ہیں مجھے فخر جہاں تھی جس کی ذات

مشغلہ بس اتنا صبح و شام تھا جس شخص کا
نشر پیغامِ حسینی کام تھا جس شخص کا

وہ جو شہر علم کے در کا ہمیشہ تھا فقیر
علم کی دولت میں اپنے عہد کا سب سے امیر

تھا علوم آل پیغمبر سے کچھ یوں فیضیاب
جس نے پتھریلی زمینوں پر کھلا ڈالے گلاب

مٹ گئیں دنیا سے نسلیں جن کو تھا اس سے عناد
اب بھی ہے سورج سا روشن خاندانِ اجتہاد

جب مُصلّے پر نظر آیا تو عابد کی طرح
ہاتھ میں دیکھا قلم تیغ مجاہد کی طرح

دولتِ پیغام شبیری سے مالا مال تھا
حق شناسی کربلا فہمی سے مالا مال تھا

ذکر تحریروں کا اس کی ہو کہ تصنیفات کا
کارناموں سے عیاں ہے تھا دھنی وہ بات کا

وہ کتاب اس کی بہ عنوانِ "نظام زندگی"
مثل سورج کے جو پھیلاتی رہے گی روشنی

خوب ہے "ناقابل تبدیل قانونِ الٰہ"
جس کے معصومینؑ شاہد جس کا خود قرآں گواہ

وہ ہو 'قانون وراثت' یا نظام ازدواج'
لے سبق 'اثباتِ پردہ' پڑھ کے انسانی سماج

لکھی اک 'تحریف قرآں کی حقیقت' پر کتاب
تذکرہ 'حُفّاظ شیعہ' کا بھی کیا ہے لا جواب

شارح قرآن و سنت مصلحِ تاریخ و قوم
حافظ دین و شریعت مطلع تاریخ و قوم

تھی عجب شیعی عقائد پر حکیمانہ نظر
ایک دو کا ذکر کیا لکھ دیں کتابیں بیشتر

ایک اک تصنیف اس کی ہے کہ لعل بے بہا
کربلا سے ہیں تعلق میں کتابیں بے شمار
بخش دی تاریخ کو جس نے مسلسل اک حیات
جو 'شہید انسانیت' کی ہے کتاب لا کلام
زندگی میں جو مصنف کے تھی موضوع تضاد
اتنی جامع اور تحقیقی ہے وہ تصنیف ہی
معترض کو خوبیوں کی اس کی اندازہ نہ تھا
دین و دانش کے مخالف کا مخالف تھا وہی
عالموں کے سید و سردار ملت کے امیں
تو نے منبر کو بنایا مکتبِ عقل و شعور
کیسٹیں گویا ہیں، دم پایا تری تقریر سے
مصرعِ تاریخ رحلت عیسوی سن میں لکھا

سیرت و کردارِ معصومینؑ کا سب آئینہ
اور سب کی سب ہیں اپنے آپ میں اک شاہکار
جس میں ہے اسلام کی سمٹی ہوئی کل کائنات
مقصدِ شبیرؑ کا دیتی رہے گی وہ پیام
معترض تھے سب اسیرِ فتنہ و مکر و عناد
سن رہے ہیں اب عدو کے منہ سے بھی تعریف ہی
ہوتا کیسے عقل و منطق سے بھلا رشتہ نہ تھا
سیکڑوں زندہ کتابوں کا مصنف تھا وہی
اے مورّخ اے مفسر کوئی تجھ جیسا نہیں
کر دیا ثابت کہ دیں ہے مذہبِ عقل و شعور
کتنے سارق ہاتھ آئے اپنی ہی تحریر سے
تھا امام وقت کا نایب سعید عصر تھا
۸ ۸ ۹ ۱ ء

محقق اعظم کی یاد میں

تذہیبؔ نگروری، لکھنؤ

ماہِ اسلام سید العلماءؒ
نیک انجام سید العلماءؒ

حشر تک کے لئے شعور کے نام
حق کا پیغام سید العلماءؒ

مشعلِ راہ ہے ہمارے لئے
آپ کا کام سید العلماءؒ!

نشر کرنے میں زندگی کاٹی
شہ کا پیغام سید العلماءؒ

اب وظیفہ مقرروں کا ہے
آپ کا نام سید العلماءؒ!

آپ کو جو مٹانا چاہتے تھے
وہ ہیں گمنام سید العلماءؒ!

تیرا اخلاق ایک، سب کے لئے
خاص کیا عام، سید العلماءؒ!

کر گئی شمع کو ہوائے اجل
گل سرِ شام سید العلماءؒ

تب سے تذہیبؔ ہوں پڑھا جب سے
تیرا پیغام سید العلماءؒ